© rasailojaraid.com

تنقید و تبصرہ

تبصرہ نگار: ڈاکٹر وفا راشدی

نام کتاب : صحرا میں چاند

مولف : سرور انبالوی

ناشر : مکتبہ گلزار ادب، اسٹریٹ نمبر ۲، ڈھیری حسن آباد، راولپنڈی

سرور انبالوی اردو فارسی کے جلیل القدر شاعر ادیب اور تذکرہ نگار ہیں، اردو کے عاشق ہیں اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت ان کی زندگی کا نصب العین ہے علم و ادب سے آگہی ان کا جزو ایمان ہے اردو زبان اور علم و ادب کے فروغ میں انھوں نے جو مثبت کردار ادا کیا ہے وہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے شاگردوں اور عقیدت مندوں کا حلقہ راولپنڈی سے کشمیر تک پھیلا ہوا ہے ان کے کام میں بڑا تنوع اور وسعت ہے وہ جس کام کو بھی کرتے ہیں بڑی محنت اور لگن سے کرتے ہیں انھوں نے طلباء و تلامذہ کی تربیت بھی بڑی چاؤ اور رچاؤ سے کی ہے ان کی خدمت کا ایک مستحسن پہلو یہ بھی ہے کہ ان کے تربیت یافتہ اہل ذوق نے علمی و ادبی دنیا میں نام پیدا کیا ہے۔

سرور انبالوی کی تصنیف و تالیف کا سلسلہ تسلسل و تواتر کے ساتھ جاری ہے ۱۹۴۸ء سے تاحال ان کی نظم و نثر کی متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں، خون کے آنسو (۱۹۴۸ء) شمع انجمن (۱۹۶۴ء) نذر قائد (۱۹۷۶ء) ان کی نظموں کے مجموعے ہیں۔ غزلیات کا مرقع شہر وفا کے نام سے ۱۹۷۸ء میں اشاعت پذیر ہوا تالیفات و ترتیبات میں لوائے شوکت مطبوعہ ۱۹۸۲ء کو بڑی اہمیت حاصل ہے لوائے شوکت، شوکت مراد آبادی کا دیوان ہے جسے سرور انبالوی نے خاص سلیقے سے مرتب کیا ہے اپنے پُر مغز و فکر انگیز مقدمہ میں شوکت مراد آبادی کے فن و فکر پر فاضلانہ بحث کی ہے جس کے مطالعے سے شوکت مراد آبادی کی زندگی کے بعض پہلوؤں کو جاننے اور ان کے مقام کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔

سرور انبالوی کی تالیفات میں شعراء کے دو تذکرے بہت اہم ہیں۔ پہلا تذکرہ ۱۹۷۹ء میں دیوان غزل کے نام سے چھپا تو تذکرہ نگاری کا ایک نیا باب کھلا۔ ۱۹۹۱ء میں صحرا میں چاند کی اشاعت سے اس شعبے کا ایک نیا در وا ہوا ہے اور ان دونوں تذکروں سے سرور انبالوی کی اردو سے محبت اور شعرائے کرام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے شیفتگی کا راز بھی طشت از بام ہوا۔ صحرا میں چاند میں سرور انبالوی سمیت سترہ شعراء کا تذکرہ ہے جن میں ایک شاعرہ ہیں عصمت ڈاہری ہر شاعر کا تعارف اور اس کی دس دس غزلوں کا انتخاب اس کتاب کی افادیت کا ضامن ہے۔ لفٹننٹ جنرل محمود الحسن نے سرور انبالوی کے فکر فن پر بالغ نظری سے اظہار خیال کیا ہے، عبدالرؤف راسخ اور بریگیڈیر ایم بی ظفر نے اپنے سوانح حیات خود قلمبند کیے ہیں جب کہ دیگر تمام شعراء کا تعارف سرور انبالوی نے لکھا ہے۔

صحرا میں چاند میں جن شعراء کے حالات و انتخابِ کلام ہے ان میں ہر مکتبِ فکر کا ہر مدرسۂ خیال کے اہل سخن شامل ہیں۔ یہ تمام سخن سنج مختلف زاویۂ فکر اور مختلف النوع نظریات کے حامل ہیں یہ سرور انبالوی کے اخلاص، فراخ دلی، وسیع القلبی اور اعلیٰ ظرفی کا کھلا ثبوت ہے کہ انھوں نے اس تذکرے کی ترتیب و تدوین میں کسی مخصوص نظریہ کو ملحوظ نہیں رکھا نہ ہی کسی خاص گروہ یا طبقے سے اپنی اس پیشکش کو وابستہ کیا یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں کہنہ مشق شعراء بھی ہیں اور نو مشق سخن سنج بھی ترقی پسند بھی ہیں روایت پسند بھی، معروف بھی ہیں غیر معروف بھی اس رویے سے کتاب کی افادیت دو چند ہو گئی ہے یہ حقیقت بھی واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ ایک طرف سرور صاحب پرانے شاعروں کی دل سے قدر کرتے ہیں دوسری طرف نوجوانوں سے بھی الفت محبت ہے وہ ان کی عزت کرتے ہیں۔ ان کا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔ اس خیال سے بھی کہ یہی نوجوانان وطن کل کے ایوان ادب میں فکر و فن کا فانوس روشن رکھیں گے۔ ان ہی کے دم سے مستقبل میں شعری روایت، سماجی و معاشری شعور اور عصری ادب کا چراغ فروزاں ہو گا۔

سرور انبالوی کا یہ انتخاب لائق داد ہے انھوں نے شعرائے جدید کا تعارف اپنے مخصوص انداز میں کرایا ہے جامعیت و معنویت ان کے اسلوب کا جوہر ہے شعراء کے کلام سے اس بات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اردو زبان ایک زندہ اور جاندار زبان ہے اس میں نو بہ نو موضوعات اور نئے نئے اسلوب کے سمونے کی لا محدود وسعت موجود ہے اس کتاب میں تمام کی غزلیں ہیں۔ ہر غزل حسنِ تغزل سے آراستہ اور رنگینی و رعنائی سے مرصع ہے غزل ہی وہ صنف ہے جو معاشی، معاشرتی، سیاسی، سماجی، انفرادی و اجتماعی مسائل کی عکاسی کرتی زندگی اور مسائل زندگی کا احاطہ کرتی ہے۔ صحرا میں چاند کی غزلوں میں یہ تمام باتیں بدرجہ اتم موجود ہیں آج کی غزل کے مزاج، اس کی رفعت و وسعت، سمت و رفتار کو جاننے اور سمجھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے

© rasailojaraid.com